28 مئی، 2026ء (بمطابق: 11 ذوالحج شریف، 1447ھ)

کو پاکستان بھر میں دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

والدین کے ساتھ بھلائی کا کیا مطلب ہے؟

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿... حضرت اِسماعیل علیہ السَّلام کی بے مثال اطاعت صفحہ: 04
✿... عاجزی کا بازو جھکانے کا مطلب صفحہ: 11
✿... سب سے پسندیدہ عمل صفحہ: 16
✿... والِدَین کے چند حُقوق صفحہ: 17

پیشکش
اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ
Islamic Research Center
(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786

GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

صحابیِٔ رسول حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے، فرمایا: جو لوگ کسی مجلس (Gathering) میں بیٹھیں مگر رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم پر درود شریف نہ پڑھیں، وہ چاہے جنّت میں داخِل ہو بھی جائیں، تب بھی وہ مجلس اُن کے لیے حسرت کا سبب رہے گی۔[1]

نامِ حضرت پہ لاکھ بار درود | بے عدد اور بے شمار درود
ہم کو پڑھنا خدا نصیب کرے | دم بدم اور بار بار درود
جو محِبّ نبی ہے اے کافیؔ! | چاہیے اُس کو بار بار درود [2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات اعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہے۔[3]

---

1 ...شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ...الخ، جلد:2، صفحہ:215، حدیث:1571۔

2 ...کافی کی نعت، صفحہ:38 ملتقطاً۔

3 ...بخاری، کِتَاب بدءُ الْوَحی، صفحہ:65، حدیث:1۔

اے عاشقانِ رسول! اچّھی اچّھی نیّتوں سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے کچھ اچّھی اچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں، نیت کیجیے! ❁ رضائے الٰہی کے لیے بیان سُنوں گا ❁ باادب بیٹھوں گا ❁ خوب تَوَجُّہ سے بیان سُنوں گا ❁ جو سُنوں گا، اُسے یاد رکھنے، خُود عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اَلحمدُ للہ! یادِ حضرت ابراہیم، یادِ حضرت اِسْماعیل علیہما السّلام اور یادِ حضرت ہاجرہ رحمۃُ اللہِ علیہا کے مُبارک و مقدّس اَیّام ہیں، یقیناً حج بھی یادِ حضرت ابراہیم علیہ السّلام سے بھرپُور ہے ❁ کعبہ شریف آپ اور آپ کے شہزادے (Prince) حضرت اسماعیل علیہ السّلام نے تعمیر کیا ❁ صَفَا، مَرْوَہ حضرت ہاجرہ رحمۃُ اللہِ علیہا کی یاد ہیں کہ آپ پانی کی تلاش میں یہاں دوڑی تھیں ❁ مِنٰی میں حضرت اسماعیل علیہ السّلام کی قربانی کا لازوال و بے مثال واقعہ پیش آیا۔ یُوں تقریباً حج کے تمام مناسک (Rituals) حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہما السّلام کی یاد ہیں ❁ اِسی طرح قربانی بھی اِن دونوں انبیائے کرام علیہما السّلام کی یاد ہے۔ جب آپ نے بیٹے کی بے مثال ولازوال قربانی پیش کی، جنّت سے مینڈھا (Ram) بھیج دیا گیا، تب اللہ پاک نے فرمایا:

وَ تَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ سَلٰمٌ عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۱۰۹﴾ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۰﴾ (پارہ:23، سورۂ صافات:108-110)	**ترجمۂ کنزُالعرفان:** اور ہم نے بعد والوں میں اس کی تعریف باقی رکھی۔ ابراہیم پر سلام ہو۔ ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی صلہ دیتے ہیں۔

اَلحمدُ للہ! یہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی ❁ اطاعتوں ❁ بے مثال محبّتِ الٰہی ❁، جذبۂ ایثار و قربانی ہی کا صِلہ ہے کہ آپ کا ذِکرِ خیر رہتی دُنیا تک کے لیے باقی رکھ دیا گیا ہے۔

اللہ پاک حضرت ابراہیم و حضرت اِسمٰعیل علیہما السَّلام اور حضرت ہاجرہ رَحمۃُ اللہِ علیہا کا صَدقہ ہمیں بھی نیکی کی توفیق نصیب فرمائے، کاش! ہم صحیح معنوں میں اللہ پاک کے فرمانبردار بندے بن جائیں۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

مولیٰ مجھ کو نیک بنادے | اپنی الفت دل میں بسا دے
بَہرِ صَفا اور بَہرِ مَروہ | یااللہ! مری جھولی بھر دے [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت اِسمٰعیل علیہ السَّلام کی بے مثال اطاعت

بُخاری شریف میں حدیثِ پاک ہے، مَیں خُلاصۃً (***Summary***) اپنے الفاظ میں عرض کرتا ہوں۔ آپ جانتے ہی ہوں گے کہ حضرت اسماعیل علیہ السَّلام ابھی دُودھ پینے کی عمر (***Infancy***) میں تھے، جب آپ اور آپ کی اَمّی جان حضرت ہاجرہ رَحمۃُ اللہِ علیہا مکّہ پاک میں آ گئے تھے، حضرت اِسمٰعیل علیہ السَّلام یہیں بڑے ہوئے، یہیں پر قبیلہ جُرہُم کی ایک خاتُون کے ساتھ آپ کا نِکاح ہو گیا۔

حضرت اِبْراہیم علیہ السَّلام کبھی کبھی آپ سے ملنے کے لیے تشریف لایا کرتے تھے۔ بُخاری شریف میں ہے: ایک مرتبہ حضرت اِبْراہیم علیہ السَّلام مکّہ پاک تشریف لائے، اُس وقت حضرت اِسمٰعیل علیہ السَّلام گھر پر موجود نہیں تھے، آپ کی زوجہ نے حضرت ابراہیم علیہ السَّلام کا استقبال کیا، آپ نے پوچھا: اِسمٰعیل کہاں ہے؟ کہا: وہ حلال کمائی کے لیے باہَر تشریف لے گئے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السَّلام نے پُوچھا: تم لوگوں کی گُزر بَسَر کیسی چل

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 121۔

رہی ہے؟ آپ کی زَوجہ کہنے لگی: بہت بُرے حالات ہیں، بَس تنگی ہی میں دِن گزر رہے ہیں۔ یوں کر کے اُس نے شکوے کر دیئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السَّلام نے اپنی بہو کے شکوے سننے کے بعد فرمایا: اِسْماعیل آئے تو اسے میر اسلام کہنا اور کہنا:

یُغَیِّرْعَتَبَةَ بَابِہٖ

ترجمہ: اپنے دَرْوازے کی چوکھٹ بدل ڈالو...!!

یہ کہہ کر حضرت ابراہیم علیہ السَّلام واپس ملکِ شام تشریف لے گئے۔ حضرت اِسْماعیل علیہ السَّلام جب واپَس تشریف لائے تو آپ کو گھر کے اندر کچھ اپنائیت سی محسوس ہوئی، آج ہواؤں میں کچھ جانی پہچانی مہک (*Smell*) تھی، کچھ خاص اَنْوار و تجلیات کی روشنی تھی۔

آپ نے زَوجہ سے پُوچھا: کیا آج کوئی آیا تھا؟ کہا: جی ہاں! اِس اِس حلیے کے ایک بزرگ تشریف لائے تھے۔ فرمایا: تمہاری اُن سے کیا کیا باتیں ہوئیں؟ زوجہ نے ساری تفصیل بتا دی۔ حضرت اِسْماعیل علیہ السَّلام نے فرمایا: وہ میرے والِدِ ذیشان، اللہ پاک کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السَّلام تھے اور میرے گھر کی چوکھٹ تُم ہو، اُنہوں نے تمہیں جُدا کر دینے کی نصیحت فرمائی ہے۔ یہ بتا کر آپ نے اپنی زوجہ کو احترام کے ساتھ میکے بھیج دیا۔

کچھ ہی عرصے کے بعد آپ نے قبیلہ جُرْہَم کی ایک دوسری خاتون حضرت رَعْلَہ (*Ra'la*) رَحمۃُ اللہِ علیہا کے ساتھ نِکاح فرمایا۔ (1) ایک دِن پِھر یُوں ہی ہوا؛ حضرت اِبراہیم علیہ السَّلام تشریف لائے، حضرت اِسْماعیل علیہ السَّلام آج بھی گھر پر موجُود نہیں تھے، آپ نے اپنی نئی بہو سے پُوچھا: اِسْماعیل کہاں ہے؟ عرض کیا: باہَر تشریف لے کر گئے ہیں۔ فرمایا: گزر بَسر کیسی ہو رہی ہے؟ عرض کیا: بہت خیریت ہے (مزے سے دِن گزر رہے ہیں)۔ فرمایا:

1... عمدۃ القاری، کتاب احادیث الانبیا، باب (یزفون) النسلان فی المشی، جلد:11، صفحہ:76، زیرِ حدیث:3364۔

کھاتے کیا ہو؟ عرض کیا: گوشت۔ پوچھا: پیتے کیا ہو؟ کہا: پانی۔ آپ نے دُعا دیتے ہوئے کہا:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ فِی اللَّحْمِ وَالْمَاءِ

ترجمہ: اے اللہ پاک! ان کے گوشت اور پانی میں برکت عطا فرما۔

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اُن دِنوں مکّہ پاک میں اَناج نہیں ہوتا تھا، ورنہ حضرت ابراہیم علیہ السَّلام اِس کے لیے بھی دُعا فرما دیتے۔ مزید فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السَّلام کی دُعائے پاک ہی کا اَثَر ہے کہ مکّہ پاک ہی میں صِرْف گوشت اور پانی پر گزارا کیا جاسکتا ہے، کہیں اور ایسا ہو تو یہ طبیعت کے موافق نہیں بیٹھتے۔

خیر! حضرت ابراہیم علیہ السَّلام اپنی نئی بہو کی شکر گزاری اور نیک طبیعت سے بہت خُوش ہوئے، فرمایا: جب اسماعیل آئے تو انہیں میرا سلام دینا اور کہنا:

یُثْبِتُ عَتَبَۃَ بَابِہٖ

ترجمہ: اپنے گھر کی چوکھٹ کو ثابِت رکھو...!!

یہ کہہ کر حضرت ابراہیم علیہ السَّلام واپس تشریف لے گئے۔ جب حضرت اِسْماعیل علیہ السَّلام گھر تشریف لائے تو آج پھر ہواؤں میں جانی پہچانی خُوشبو تھی، خاص قسم کے اَنْوار و تجلیات تھے۔ زوجہ سے پُوچھا: آج کوئی آیا تھا؟ عرض کیا: جی ہاں! اِس اِس شکل و صُورت کے ایک بزرگ تشریف لائے تھے۔ بہت حسین تھے، بہت ہی نیک طبیعت تھے۔ پھر زوجہ محترمہ نے ساری تفصیلات عرض کیں۔ سب باتیں سُن کر حضرت اِسْماعیل علیہ السَّلام نے فرمایا: وہ میرے والِدِ محترم حضرت ابراہیم علیہ السَّلام تھے، وہ حکم دے کے گئے ہیں کہ تمہیں اپنے نِکاح میں برقرار رکھوں...!!(1)

1...بخاری، کتاب احادیث الانبیا، باب النسلان فی المشی، صفحہ: 858-860، حدیث: 3364 ملخصاً۔

حضرت اسماعیل علیہ السّلام کی یہی زوجہ محترمہ ہیں جن کی اَوْلاد سے تمام جہانوں کے مالِک و مختار، نبیوں کے سردار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادتِ باسعادت ہوئی اور حضرت اِسْماعیل علیہ السّلام کی اُن نیک طبیعت اور شکر گزار زَوجہ محترمہ کو پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی دادی جان بننے کا شرف نصیب ہو گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کیا ناشکری زَوجہ کو طلاق دے دینی چاہیے...؟

پیارے اسلامی بھائیو! بُخاری شریف میں بیان ہونے والے اِس واقعہ میں ہمارے لیے سیکھنے کی کافِی باتیں ہیں لیکن پہلے ایک ضَرورِی وضاحت (**Explanation**) سُن لیجیے! حضرت اِسْماعیل علیہ السّلام کی پہلی زَوجہ نے نَاشُکری (**Ingratitude**) کی تو حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے اُس زوجہ کو طلاق دے دینے کا حکم دیا۔ کیا اِس سے ہم یہ سیکھ سکتے ہیں کہ ناشکری کی وجہ سے زَوجہ کو طلاق دے دی جائے...؟ تَوَجُّہ سے سنیے! اِس واقعہ سے یہ سبق ہر گز نہیں ملتا کہ ناشکری عورت کو طلاق دینا لازم ہے بلکہ اِس طلاق کی حکمت سمجھیے! اَصْل میں حضرت آدم علیہ السّلام کی پیشانی مُبارَک میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا نُورِ پاک رکھا گیا تھا۔ اللہ پاک نے آپ سے یہ وعدہ لیا تھا کہ اِس نُور کی خاص حِفَاظت اور عزّت و تکرِیم کے لیے اپنے وقت کی اعلیٰ تَرِین اور نیک سے نیک تَر خاتُون ہی کی طرف منتقل (**Move**) کیا جائے گا۔(1) یہی وعدہ حضرت آدم علیہ السّلام نے اپنے بیٹے حضرت شِیث علیہ السّلام سے لیا، پھر حضرت شیث علیہ السّلام نے اپنے بیٹے سے، یُوں چلتے چلتے نسل دَر نسل یہ وعدہ لیا جاتا رہا،(2) حضرت اِسْماعیل

---

1 ... حجۃ اللہ علی العالمین، القسم الثانی، الباب الاول... الخ، صفحہ: 162۔

2 ... المواہب اللدنیہ، طہارۃ نسبہ، جلد: 1، صفحہ: 45۔

علیہ السَّلام کی پیشانی مبارک میں بھی یہی نُورِ پاک چمک رہا تھا۔ آپ کی پہلی زَوجہ چُونکہ ناشکری طبیعت رکھتی تھی، اِس لیے وہ پیارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دادی جان بننے کے لائق نہیں تھی، اِس لیے حضرت ابراہیم علیہ السَّلام نے اُسے طلاق دے کر کسی اعلیٰ تَرِین طبیعت والی، نہایت ہی نیک طبیعت خاتُون سے نِکاح کا حکم فرمایا۔

یعنی یہ جَو طلاق دِلوائی گئی، یہ اِس لیے نہیں تھی کہ ناشکری بیوی کو طلاق دینا لازم ہے بلکہ یہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نُورِ پاک کی تعظیم کے لیے تھی۔

لِہٰذا یہ ہرگز نہیں ہونا چاہیے کہ کسی کی زوجہ ناشکری طبیعت کی ہو تو وہ اُسے طلاق دے ڈالے۔ ہمیں چاہیے کہ گھر میں نیکی کی دعوت دیا کریں، پیار محبّت سے سمجھایا کریں، طلاق مسئلے کا حَل نہیں ہوتا بلکہ ایک طلاق کے بُرے اَثَرات کئی نسلوں تک پہنچتے اور رشتوں میں دراڑ ڈال دیتے ہیں۔ اِسی لیے حدیثِ پاک میں ارشاد ہوا: اَبۡغَضُ الۡحَلَالِ اِلَی اللہِ الطَّلَاقُ یعنی اللہ پاک کے ہاں حلال چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز طلاق ہے۔[1]

اِسی میں بہتری ہو گی

اگر کسی کو گھر میں دُشواری ہو بھی، مثلاً زَوجہ بہت تنگ کرتی ہے، بہت فرمائشیں (Demands) کرتی ہے، ہر وقت شکوے شکایت ہی کرتی رہتی ہے تو اِس سے بھی گھبرانا نہیں چاہیے، صبر و تحمل کے ساتھ، سمجھا بُجھا کر ساتھ چلنے اور چلانے کی کوشش میں لگے رہنا چاہیے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

فَاِنۡ كَرِهۡتُمُوۡهُنَّ فَعَسٰۤى اَنۡ تَكۡرَهُوۡا شَيۡـئًا وَّيَجۡعَلَ اللّٰهُ فِيۡهِ خَيۡرًا كَثِيۡرًا ﴿۱۹﴾

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: پھر اگر تمہیں وہ ناپسند ہوں تو ہو سکتا ہے کہ کوئی چیز تمہیں ناپسند ہو

1 ... ابوداود، کتاب الطلاق، باب فی کراھیۃ الطلاق، صفحہ: 347، حدیث: 2178۔

(پارہ4:،سورۂ نساء:19) | اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھ دے۔

اِس آیتِ کریمہ میں بیوی کے حوالے سے فرمایا کہ اگر بد خُلقی یا صورت اچھی نہ ہونے کی وجہ سے اپنی عورت تمہیں پسند نہ ہو تو صبر کرو اور بیوی کو طلاق دینے میں جلدی نہ کرو کیونکہ ممکن ہے کہ اللہ پاک اِسی بیوی سے تمہیں ایسی اولاد دے جو نیک اور فرمانبردار ہو، بڑھاپے کی بیکسی میں تمہارا سہارا بنے۔[1]

گھر میں اچھا ماحول بنانے کا طریقہ

دیکھیے! ہمیں کیسی پیاری نصیحت کی گئی ہے کہ طلاق دینے میں جلدی نہ کرو! ہو سکتا ہے کہ اِسی خاتون کے ذریعے تمہیں بہت ساری بھلائیاں مِل جائیں۔ اللہ پاک ہمیں اِس قرآنی نصیحت پر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔

اگر خُدا نخواستہ گھر کا ماحَول اچھا نہ ہو، گھر میں لڑائی جھگڑے وغیرہ چل رہے ہوں تو اِن مسائل کو حَل کرنے کا ایک بہترین نسخہ عرض کرتا ہوں، تجربہ شرط ہے، یہ نسخہ اپنایئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! کچھ ہی عرصے میں اِس کے اَثَرات آپ خُود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔

وہ نسخہ کیا ہے؟ اپنے گھر میں پردے کی احتیاطوں کے ساتھ (مثلاً خالہ زاد، پُھوپھی زاد، چچازاد بہنوں سے پردہ کرتے ہوئے) سب کو جمع کر کے فیضانِ سُنّت کا دَرْس دینے کی عادَت بنا لیجیے!

روزانہ دَرْس دیجیے! ایک وقت مُقرَّر کر لیجیے! اسی وقت کوئی دَرْس میں شریک ہو یا نہ ہو، پابندی کے ساتھ دَرْس دیتے رہیے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! جلد ہی اپنے اور اَہْلِ خانہ کے کردار میں واضح اور مُثبَت تبدیلی دیکھنا نصیب ہو گی۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب

1 ... صراط الجنان، پارہ4:، سورۂ نساء، زیرِ آیت19:، جلد2:، صفحہ186-187:۔

فرمائے۔ آمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

والِد صاحِب کو خُوشبو سے پہچان لیا

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے حضرت ابراہیم و حضرت اِسماعیل علیہما السّلام کا تفصیلی واقعہ سُنا۔ اِس واقعہ میں حضرت اِسماعیل علیہ السّلام کے بے مثال کردار پر ذرا غور فرمائیے! آپ گھر پر موجُود نہیں تھے، والِد صاحِب یعنی حضرت ابراہیم علیہ السّلام تشریف لائے، آپ سے ملے بھی نہیں، دُور سے دیکھا بھی نہیں، اِس کے باوُجود جب آپ گھر پہنچے تو صِرف ہواؤں میں موجُود خُوشبو سے پہچان لیا کہ ہو نہ ہو، آج والِدِ محترم تشریف لائے تھے۔ یہ باقاعِدہ بُخاری شریف میں حدیثِ پاک کے الفاظ ہیں:

فَلَمَّا جَاءَ اِسْمَاعِیْلُ کَاَنَّہٗ آنَسَ شَیْئًا

جب حضرت اسماعیل علیہ السّلام واپس تشریف لائے تو آپ نے (ہواؤں، فضاؤں اور گھر کے دَرودِیوار میں) اپنائیت محسوس کی۔ (1)

آپ ذرا بیٹے کا اپنے والِد صاحِب کے ساتھ جذباتی لگاؤ دیکھیے! کیسا کمال کا لگاؤ ہے، کیسی بے مثال محبّت ہے، صِرف ہواؤں میں موجُود خُوشبو سے والِد صاحب کی آمد کو پہچان رہے ہیں۔

افسوس! اب ہمارے یہاں حالات بہت بُرے ہیں ❁ ہمارے ہاں توماں باپ گھر ہی میں موجود ہوتے ہیں، اُن کے پاس بیٹھنا نصیب نہیں ہوتا ❁ اَمّی جان بیمار ہوتی ہیں، بیٹے کو خبر تک نہیں ہو پاتی ❁ ساری رات اَبُّو جان بُخار میں تپتے رہے، اُونچی اُونچی کھانستے رہے، بیٹا ہے کہ **لمبی تان کر** سویا رہتا ہے ❁ اَمّی اَبُّو کے پاس بعض دفعہ کپڑے نہیں ہوتے، بیچارے ایک ہی سُوٹ

---

1 ...بخاری، کتاب احادیث الانبیا، باب النسلان فی المشی، صفحہ:859، حدیث:3364۔

بار بار دھو دھو کر پہنتے رہتے ہیں، بیٹوں کو خبر تک نہیں ہو پاتی ❁ اَمّی جان کا جوتا ٹوٹ گیا ہے، یہ بھی اَمّی جان بتائیں گی تو ہی مَعْلُوم ہو گا، ورنہ خبر تک نہیں ہوتی۔ خطا تو اپنی ہوتی ہے مگر آج کل کے بیٹے اُلٹا ماں باپ پر چِلّاتے ہیں: آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں...؟ آپ کو پیسوں کی ضرورت تھی تو مجھ سے مانگ کیوں نہ لیے...؟ آپ بیمار تھے تو مجھے اِطّلاع کیوں نہیں دی...؟

ارے بھائی...! ذرا ٹھنڈے دِل سے سوچئے! جب ہم چھوٹے تھے، کیا سردیاں آنے سے پہلے ہمارے سردیوں کے کپڑے تیار نہیں ہو جاتے تھے؟ گرمی آنے سے پہلے ہمارے لیے گرمی کا سامان مہیا نہیں کر دیا جاتا تھا؟ وہ وقت جب ہمیں پتا بھی نہیں تھا کہ عِید کسے کہتے ہیں؟ اُس وقت بھی اَمّی اَبُّو کے عید کے کپڑے بعد میں بنتے تھے، ہمارے پہلے بن جاتے تھے، اَمّی اَبُّو نیا جوتا لیتے یا نہ لیتے، ہمارے لیے پہلے سے آجاتا تھا۔ کیا ہمیں اپنی ضروریات بتانی پڑتی تھیں؟ کیا ہم ہر چیز مانگ کر ہی لیتے تھے...؟ نہیں...!! ہمیں تو اَمّی اَبُّو خُود سمجھاتے تھے: بیٹا! سردیاں آگئی ہیں، اب بند شُوز (**Shoes**) پہن کر رکھنے ہیں، ورنہ بیمار ہو جاؤ گے۔ گرمیاں آتی تھیں تو ہمیں سمجھاتے تھے: بیٹا! اب گرمیاں آگئی ہیں، اِس میں یہ یہ احتیاط کرنی ہے۔

غرض؛ جب ہمیں خُود اپنی ضروریات کا عِلْم تک نہیں تھا، ہمارے ماں باپ ہماری ضرورتیں خُود سے، اپنی خواہشیں مار کر پُوری کر دیتے تھے، آج ایک ہی گھر میں رہتے ہوئے ماں باپ کی ضروریات کا ہمیں عِلْم تک نہیں ہو رہا...؟ آخِر کیوں...؟

عاجزی کا بازو جھکانے کا مطلب

قرآنِ کریم دیکھیے! ہمیں کیا حکم دے رہا ہے، ارشاد ہوتا ہے:

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ | ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ان کے لیے نرم دلی

سے عاجزی کا بازو جھکا کر رکھ۔ (پارہ:15، سورۂ بنی اسرائیل:24)

امام فخر الدین رازی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ اِس حصۂ آیت کا معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یہ حکم بیٹے کو دیا جا رہا ہے، معنیٰ یہ ہے: اپنے ماں باپ کی کفالت اِس شان کے ساتھ کرو جیسے انہوں نے تمہارے بچپن میں تمہاری کی تھی۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! پتا چلا: جیسے ماں باپ ہمارے بچپن میں ہماری ضرورتوں کا اندازہ خُود لگاتے تھے بلکہ ہماری ضرورت کی چیزیں پیشگی ہی مہیا کر دیا کرتے تھے، اب جب ماں باپ بڑھاپے کو پہنچے ہوئے ہیں، ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم بھی اپنے ماں باپ کے کہے بغیر ان کی تمام حاجات و خواہشات پُوری کرنے کی بھرپُور کوشش کرتے رہا کریں۔

حضرت موسیٰ علیہ السَّلام کا جنَّت کا ساتھی

حضرت موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السَّلام ایک بار اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے۔ یاربِّ کریم! مجھے میرا جنّت کا ساتھی دکھا دے۔ اللہ پاک نے فرمایا: فُلاں شہر میں جاؤ، وَہاں فُلاں قَصّاب تمہارا جنّت کا ساتھی ہے۔ چنانچہ موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السَّلام وہاں اُس قصّاب کے پاس تشریف لے گئے، (واقفیت نہ ہونے کے باوُجود مسافِر اور مہمان ہونے کے ناطے) اُس نے آپ علیہ السَّلام کی دعوت کی۔ جب کھانا کھانے بیٹھے تو اُس نے ایک بڑا سا ٹوکرا اپنے پاس رکھ لیا، اندر 2 نِوالے ڈالتا اور ایک نِوالہ خود کھاتا۔ اِتنے میں کسی نے دروازے پر دستک (***Knock***) دی، قصّاب اُٹھ کر باہَر گیا۔ موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السَّلام نے اُس ٹوکرے میں دیکھا تو اس کے اندر بڑی عمر کے مرد و عورت تھے۔ موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السَّلام پر نظر پڑتے ہی اُن کے ہونٹوں پر

---

1 ... تفسیر رازی، پارہ:15، سورۂ بنی اسرائیل، زیرِ آیت:24، جلد:7، صفحہ:326۔

مُسکراہٹ پھیل گئی، اُنہوں نے آپ علیہ السَّلام کی رِسالت کی شہادت(یعنی گواہی) دی اور اُسی وقت انتِقال کر گئے۔ قصّاب واپس آیا تو ٹوکرے میں اپنے والدَین کو فوت شُدہ دیکھ کر مُعاملہ سمجھ گیا اور آپ علیہ السَّلام کی دَسْت بَوسی کر کے عرض کی: آپ اللہ پاک کے نبی حضرتِ موسیٰ کلیمُ اللہ (علیہ السَّلام) مَعْلُوم ہوتے ہیں۔ فرمایا: تمہیں کیسے اندازہ ہوا؟ عرض کی: میرے ماں باپ روزانہ گڑگڑا کر دعا کیا کرتے تھے کہ اللہ پاک! ہمیں حضرت موسیٰ کلیمُ اللہ (علیہ السَّلام) کے جلووں میں موت نصیب کرنا۔ ان دونوں کے اِس طرح اچانک انتِقال کر جانے سے میں نے اندازہ لگایا کہ آپ ہی حضرتِ موسیٰ کلیمُ اللہ (علیہ السَّلام) ہوں گے۔ قصّاب نے مزید عرض کی: میری ماں جب کھانا کھالیتی، تو خوش ہو کر میرے لیے یُوں دُعا کیا کرتی تھی: یااللہ پاک! میرے بیٹے کو جنّت میں حضرت موسیٰ کلیمُ اللہ (علیہ السَّلام) کا ساتھی بنانا۔ حضرت موسیٰ علیہ السَّلام نے فرمایا: مبارَک ہو کہ اللہ پاک نے تم کو میرا جنَّت کا ساتھی بنایا ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! دیکھیے! ہونہار بیٹا(*Worthy son*) کس پیارے انداز سے اپنے ماں باپ کی خِدمت کیا کرتا تھا، جیسے ماں باپ بچپن میں اپنے ہاتھوں سے بچے کو کھلاتے ہیں، یہ ہونہار بیٹا بھی اُسی انداز سے اپنے ہاتھوں سے ماں باپ کے مُنہ میں لقمے ڈالا کرتا تھا۔ اِس کمال اطاعت و خِدمت کا اِنْعام بھی دیکھیے کیسا مِلا، جنّت میں حضرت موسیٰ علیہ السَّلام کا پڑوس نصیب ہو گیا۔ اللہ پاک ہمیں بھی ماں باپ کی ایسی ہی خِدمت کی توفیق نصیب فرمائے۔

حضرت اِسماعیل علیہ السَّلام کی اطاعت گزاری

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت اِسماعیل علیہ السَّلام کے واقعہ پر مزید غور فرمایئے! حضرت

---

1 ...نزہۃ المجالس، باب بر الوالدین، صفحہ:229۔

اِبْراہیم علیہ السَّلام تشریف لائے، شہزادے سے مِلے بغیر ہی واپس تشریف لے گئے، صِرْف غائبانہ طَور پر پیغام پہنچایا: **یُغَیِّرُ عَتَبَةَ بَابِه** یعنی اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل ڈالو...!![1] حضرت اِسْماعیل علیہ السَّلام کا جذبۂ اطاعت دیکھیے کیسا تھا، آپ نے والِد صاحِب کی اِس غائبانہ نصیحت پر فورًا عمل کیا اور زوجہ کو طلاق دے دی (طلاق کیوں دِلوائی گئی، اس کی وضاحت میں عرض کر چکا ہوں)۔

عشقِ مجازی کی ایک تباہ کاری

افسوس! آج کل تو نوجوان گناہوں بھرے عشقِ مجازی کے چنگل میں پھنس کر ماں باپ کے ناک میں دَم کر دیتے (یعنی بہت ہی ستاتے) ہیں ❁ میں تو فُلاں ہی سے شادِی کروں گا، ورنہ زہر کھالوں گا اِس طرح کی دھمکیاں دی جاتی ہیں ❁ نوجوان گھر چھوڑ کر چلے جاتے ہیں ❁ ماں باپ کو خُوب بلیک میل (*Blackmail*) کیا جاتا ہے ❁ بعض نادان تو گھر سے بھاگ کر چھپ چھپا کر نِکاح بھی کر لیتے ہیں ❁ بلکہ ایسی خبریں بھی سُننے کو ملتی ہیں کہ فُلاں کی چُونکہ پسند کی شادِی نہیں کی جا رہی تھی، اس غُصّے میں اس نے اپنے ماں باپ ہی کی جان لے لی...!! افسوس! کیسی نادان اَوْلاد ہے جو عشقِ مجازی کے گُناہوں سے بھرپُور چُنگل میں پھنس کر ایسی ایسی خَباثتوں پر اُتر آتی ہے۔ اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ ماں باپ کی بہت اُونچی شان ہے۔ اُن کا ہر حال میں اَدَب ہی اَدَب کرنا ہے۔

اِیمان کے معاملے میں بھی نرمی

پیارے اسلامی بھائیو! آپ قرآنِ کریم کی پاکیزہ تعلیمات دیکھیے! حضرت سعد بن ابی

---

1 ... بخاری، کتاب احادیث الانبیا، باب النسلان فی المشی، صفحہ: 859، حدیث: 3364۔

وقاص رَضِیَ اللہُ عنہ صحابیٔ رسول ہیں، آپ نے جب کلمہ پڑھا تو بڑی مشکل پیش آئی، ویسے تو مکّہ پاک میں جو مسلمان ہوتا تھا، اِس پر تکلیفوں کے پہاڑ توڑے ہی جاتے تھے مگر حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ عنہ کو ایک علیحدہ قسم کی مشکل پیش آئی، آپ کی والِدہ اُس وقت مسلمان نہیں ہوئی تھیں، انہوں نے حضرت سعد رَضِیَ اللہُ عنہ سے کہا: اے سعد! تجھے یہ دِین چھوڑنا ہو گا، اگر تم یہ دِین نہیں چھوڑو گے تو میں کھانا پینا چھوڑ دوں گی اور بھوکی مَر جاؤں گی اور لوگ تجھے **ماں کا قاتِل** کہیں گے۔

اب دیکھیے! ایک طرف ماں ہے، دوسری طرف کوئی دُنیاوی خواہش نہیں ہے، بلکہ اِیمان ہے۔ اِس حالت میں قرآنِ کریم نے آپ کو نصیحت کی، حکم ہوا:

فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا ؕ (پارہ:21، سورۂ لقمان:15)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: تو ان کا کہنا نہ مان اور دنیا میں اچھی طرح ان کا ساتھ دے۔

یعنی اے سعد (رَضِیَ اللہُ عنہ)! ماں کی یہ ضِد تو البتہ پُوری نہیں کی جا سکتی، ماں کی وجہ سے اِیمان چھوڑ کر اللہ و رسول کی نافرمانی تو ہرگز نہیں کرنی لیکن اِس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ اَمّی جان کو ڈانٹا جائے، اُن کے سامنے چیخا جائے، برتن اُٹھا اُٹھا کر پھینکے جائیں۔ بلکہ فرمایا:

وَصَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا ؕ (پارہ:21، سورۂ لقمان:15)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور دنیا میں اچھی طرح ان کا ساتھ دے۔

اگرچہ ایک طرف اِیمان اور دوسری طرف ماں ہے، اِس حالت میں بھی اِیمان بھی نہیں چھوڑنا، ماں کی بے ادبی بھی نہیں کرنی، اُن کا ادب ہی بجالاتے رہنا ہے۔[1]

1... تفسیر بغوی، پارہ:20، سورۂ عنکبوت، زیرِ آیت:8، جلد:3، صفحہ:463۔

اللہُ اکبر! **پیارے اسلامی بھائیو!** یہ ماں باپ کا اَدَب ہے۔ افسوس! آج کل تو لوگ ماں باپ کو گالیاں تک نکال لیتے ہیں، اُن کے سامنے چیختے ہیں، سامنے کھڑے ہو کر بُڑ بُڑ کرتے رہتے ہیں، پیٹھ پیچھے ماں باپ ہی کی بُرائیاں کرتے، دوستوں کی بیٹھک میں ماں باپ کو **جلّاد** اور پتا نہیں کیا کیا کہہ کر غیبت کے گُناہ کماتے رہتے ہیں۔ اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ جیسے آج صدیوں بعد حضرت اِسماعیل علیہ السّلام کی پاکیزہ سیرت سے سبق لے کر ہم قربانیاں کرتے ہیں، لاکھوں لاکھ کے جانور خرید کر ذَبْح کرتے ہیں، ایسے ہی آپ علیہ السّلام کی پاکیزہ سیرت سے ماں باپ کا اَدَب کرنا بھی سیکھئے! اور نیک و فرمانبردار بیٹے بن جائیے!

سب سے پسندیدہ عمل

ایک مرتبہ ایک صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں سُوال کیا: یارسولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! سب سے فضیلت والا عمل کونسا ہے؟ فرمایا: **اَلصَّلَاۃُ عَلٰی وَقْتِھَا** یعنی نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔ پوچھا: **ثُمَّ اَیُّ؟** اس کے بعد کونسا عمل زیادہ پسندیدہ ہے؟ فرمایا: **ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ** اس کے بعد والدین کے ساتھ بھلائی کرنا سب سے پسندیدہ ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! والدین کے ساتھ نیکی اور بھلائی بہت ہی پسندیدہ عمل ہے۔ جس کے والدین زِندہ ہیں، یقین مانیے! اُس کے تو وارے نیارے ہیں، ایک شخص تھا، اُس سے کسی کا قتل ہو گیا۔ قتل بہت بڑا گُناہ ہے، قرآنِ کریم میں فرمایا گیا: جس نے ایک جان کو قتل کیا، اس نے گویا ساری انسانیت کو قتل کیا، اتنا سخت گُناہ ہے۔ اس شخص سے جب یہ گُناہ ہو گیا تو شرمندگی ہوئی، اب سوچے کہ توبہ کی راہ کیا ہو گی؟ چنانچہ مسئلہ پوچھنے کے لیے صحابیٔ رسول حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہما کی خِدمت میں حاضِر ہوا، سارا ماجرا عرض کیا اور کہا:

1 ...مسند ابوداؤد طیالسی، جلد: 1، صفحہ: 289، حدیث: 370۔

عالی جاہ! کیا میرے لیے تَوبَہ ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا تمہاری ماں زِندہ ہے؟ کہا: نہیں، وہ تو وفات پاگئی ہیں۔ فرمایا: اچھا جاؤ! تَوبَہ کرو، جتنا ہوسکے اللہ پاک کو راضِی کرنے کی کوشش کرو! یہ سُن کر وہ شخص چلا گیا، لوگوں نے پوچھا: عالی جاہ! اس کے سوال کا جواب تو یہی تھا کہ وہ توبہ کرے، پھر آپ نے ماں کے مُتَعَلِّق کیوں پُوچھا؟ فرمایا: اس لیے کہ میری مَعْلُومات کے مُطَابِق اللہ پاک کو راضِی کرنے کا سب سے قریب ترین ذریعہ ماں کے ساتھ بھلائی کرنا ہے (لہٰذا اگر اُس کی ماں زِندہ ہوتی تو میں کہتا: ماں کی خِدمت کرو! اللہ پاک سارے گُناہ بخش دے گا)۔[1]

والِدَین کے چند حُقوق

حقیقت تو یہی ہے کہ والدین کے حقوق کسی صُورت ادا نہیں ہو سکتے، بہر حال! **عُلَمائے کرام فرماتے ہیں:** چند باتیں ہیں، بندہ ان پر عَمَل کرلے تو والدین کے ساتھ بھلائی کرنے والا کہلائے گا:[2]

(1): اطاعت و فرمانبرداری

پہلا حق ہے: شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے والدین کی ہر بات ماننا۔

یعنی والدین کی ہر بات ماننی ہے، جو وہ کہہ دیں، فوراً لبیک کہتے ہوئے اُن کے حکم پر عمل کر گزرنا ہے۔ ایسے بہت سارے کام ہیں کہ عام حالات میں جائِز کی حد تک ہیں مگر والدین کا حکم آجائے تو واجِب ہو جاتے ہیں۔ مثلاً ❁ کھانا حلال ہے، مباح ہے، بندہ نہ کھائے تو بھی گُناہ نہیں، اگر ماں باپ کھانے کا حکم فرمائیں، اب کھانا واجِب ہو جائے گا، نہ کھایا تو گُناہ ہوگا[3] ❁ اسی طرح **بہارِ شریعت میں ہے:** یہ (یعنی بیٹا) پردیس (*Abroad*) میں

---

1 ...الادب المفرد، باب بر الام، صفحہ:14، حدیث:4۔
2 ...بر الوالدین لابن جوزی، ذکر المعقول فی بر الوالدین...الخ، صفحہ:129 خلاصۃً۔
3 ...فتاوٰی رضویہ، جلد:24، صفحہ:557 ماخوذاً۔

ہے، والِدَین اِسے بُلاتے ہیں تو آنا ہی ہو گا، خط (Message) لکھنا کافی نہیں ہے۔ یُوہیں والِدَین کو اِس کی خدمت کی حاجَت ہو تو آئے اور ان کی خدمت کرے۔[1]

یعنی دِین میں ماں باپ کا حکم ماننے کو اتنی اہمیت دی گئی ہے کہ اگر بیٹا پردیس میں بیٹھا ہے، ماں باپ نے آنے کا حکم دے دیا، اب ضروری ہے، آنا ہی پڑے گا۔

ہاں! شریعت کا حکم اور والدین کا حکم آمنے سامنے آجائیں، یعنی ایک دوسرے کے اُلٹ ہوں، اس صُورت میں شریعت کی بات مانی جائے گی، ماں باپ کی نہیں مانی جائے گی، مثلاً والدین کہتے ہیں: ❁ داڑھی مُنڈا دو، یہ حکم شریعت کے خِلاف ہے، لہٰذا یہ حکم نہیں مانا جائے گا ❁ یونہی اللہ نہ کرے والدین نماز سے منع کریں، فرض روزے رکھنے سے روکیں تو ایسی صُورت میں ماں باپ کی نہیں بلکہ شریعت کی بات مانی جائے گی۔

ادب سے عرضی پیش کیجیے!

مگر یہ بات بھی یاد رکھیے! ماں باپ نے شریعت کے خِلاف حکم دے دیا تو ❁ اب اُن سے لڑنا نہیں ہے ❁ ان کے سامنے چیخنا چلانا نہیں ہے ❁ ان کے ساتھ بات چیت ختم نہیں کرنا ❁ ان سے روٹھ کر گھر سے بھاگنا نہیں ہے ❁ کھانے پینے کی ہڑتال (Strike) کر کے ان کا دِل نہیں دکھانا بلکہ اس صُورت میں بھی اُن کے ساتھ بھلائی سے ہی پیش آنا ہے، مثلاً اَمّی جان کہتی ہیں: بیٹا! داڑھی منڈا دو! اب بیٹے نے اَدَب سے کہنا ہے: امی جان! آپ کا حکم سر آنکھوں پر مگر میں داڑھی نہیں منڈوا سکتا، اس میں اللہ و رسول کی ناراضی ہے۔

❁ اب اس پر ماں باپ ڈانٹیں تو چُپ کر کے ڈانٹ سُن لے ❁ ماریں تو چُپ چاپ مار

1 ...بہارِ شریعت، جلد:3، حصہ:16، صفحہ:559۔

کھا لے ❁ بول چال بند کریں تو وقفے وقفے سے، حکمتِ عملی کے ساتھ، چچا، تایا، ماموں وغیرہ کی حمایت لے کر اُنہیں منانے کی کوشش کرے، بے ادبی بہر حال نہیں کرنی، ہر حال میں ان کے ساتھ بھلائی، بھلائی اور بھلائی ہی سے پیش آنا ہے۔

(2): نفل عِبَادت سے زیادہ اہمیت دینا

والدین کا دوسرا حق ہے: ماں باپ کے حکم کو نفل عِبَادت سے زیادہ اہمیت دینا۔[1]

مثلاً ❁ دِل کر رہا تھا کہ کل نفل روزہ رکھوں گا، ماں باپ نے منع کر دیا تو اِن کی بات مانی جائے گی ❁ دِل چاہ رہا تھا کہ ابھی نوافِل پڑھوں گا، امی جان نے کہیں جانے، مثلاً بازار سے سَودا وغیرہ لانے کا فرما دیا، اب نفل بعد میں پڑھ لیں، پہلے ان کا حکم ماننا ہے۔

والدین کی پُکار پر تاخیر نہ کیجیے!

پیارے اسلامی بھائیو! والدین پُکاریں تو جواب دینے میں ہر گز تاخِیر نہیں کرنی چاہیے، بعض لوگ اِس میں سخت لاپرواہی سے کام لیتے ہیں، ماں آوازیں دے رہی ہے، یہ اپنے کام میں مگن ہیں یا موبائل (*Mobile*) میں کھوئے ہوئے ہیں، ماں کی پُکار کا جواب ہی نہیں دے رہے، بعض لوگ پہلی ایک 2 پُکاریں تو سُنی اَن سُنی کر دیتے ہیں، جب ماں بیچاری خُوب چِلّا کر پُکارتی ہے، تب جواب دیتے ہیں، یہ سخت بے ادبی والی بات ہے، جو لوگ والِدَین کی پکار پر خوامخواہ بے تَوَجُّہی (*No Lift*) کا مُظاہَرہ کر کے اُن کا دِل دُکھاتے ہیں وہ سخت گنہگار اور عذابِ نار کے حقدار ہیں۔ ماں آخِر ماں ہوتی ہے، بسا اوقات غَلَط فہمی میں بھی اُس کے منہ سے بد دعا نکل جائے اور اگر قبولیّت کی گھڑی ہو تو اَوْلاد آزمائش میں پڑ

---

1 ... برالوالدین لابن جوزی، کیفیۃ بر الوالدین، صفحہ:137۔

جاتی ہے۔ **منقول ہے:** ایک شخص کو اُس کی ماں نے آواز دی لیکن اُس نے جواب نہ دیا اِس پر اُس کی ماں نے اسے بد دُعا دی تو وہ گونگا ہو گیا۔[1]

(3): والِدَین پر خرچ کرنا

ماں باپ کا تیسرا حق ہے: اُن پر خُوب خرچ کرنا۔

مثلاً اُن کے کھانے پینے کا بہترین انتظام کرنا ❁ جوتے، کپڑے وغیرہ خرید کر دیتے رہنا ❁ حسبِ استطاعت پھل وغیرہ پیش کرنا ❁ بیمار ہوں تو اچھے ڈاکٹر سے چیک اپ کروانا، دوائیں وغیرہ مہیا کرنا ❁ حَسبِ توفیق اُنہیں جیب خرچ کے طور پر رقم پیش کرنا کہ یہ جہاں چاہیں خرچ فرمائیں۔ غرض؛ جتنا ہو سکے ان پر اپنا مال خرچ کرنا، ان کے حقوق میں شامِل ہے۔ **روایات میں ہے:** ایک شخص اپنے والِد کو خرچ پیش نہیں کرتا تھا، اس کے والِد نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا۔ اس پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک آنکھوں میں آنسو آئے اور جلال کی کیفیت میں اس شخص سے فرمایا: اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِيْكَ تم خود اور تمہارا سارا مال تمہارے والِد ہی کا ہے۔[2]

یقیناً ہم دُنیا میں آئے ہی اِن کے ذریعے سے ہیں، آج جو کچھ ہیں، ماں باپ کی محنت کا ہی نتیجہ ہے، لہٰذا ہمارا جو کچھ ہے، اِس پر اِن کا حق ہے، لہٰذا چاہیے کہ جتنا ہو سکے، اِن پر خرچ کیا کریں۔

والدین کے مزید حقوق

(4): والدین کی خواہشات کو پُورا کرنا بھی اُن کے حقوق میں سے ہے۔ مثلاً ❁ اُن کے پسندیدہ

---

1 ...برالوالدین للطرطوشی، صفحہ: 79۔

2 ...ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب ماللرجل من مال ولدہ، صفحہ: 366، حدیث: 2291۔

کھانے اُنہیں کِھلانا ❁ پسند کی چیزیں لاکر دینا ❁ والِدَین حج کرنا چاہتے ہیں، بیٹے کی استطاعت ہو تو اُنہیں حج کروادے ❁ والدین مدینہ دیکھنا چاہتے ہیں، بیٹا کوشش کرکے مدینہ دِکھائے، یُوں جہاں تک ہوسکے، ماں باپ کی جائِز خواہشات پُوری کی جائیں، یہ بھی حقوق میں ہے۔

اسی طرح ماں باپ کے مزید حقوق یہ ہیں: (5): ان کی خِدمت میں مُبالغہ کرنا، یعنی ❁ خُوب خِدمت کرنا ❁ اِن کے پاؤں دَبانا ❁ ان کی ضروریات بھاگ بھاگ کر پُوری کرنا ❁ ان کے غم میں غمگین اور خوشی میں خوش ہونا (6): ان کے سامنے سہم کر رہنا کہ کہیں کوئی بے ادبی نہ ہو جائے (7): ان کے سامنے آواز اُونچی نہ کرنا (8): انہیں تیز نظروں سے نہ دیکھنا (9): ان کے آگے نہ چلنا (10): اُنہیں نام سے نہ پُکارنا (11): اور اُن کی طرف سے جو کچھ دُکھ یا تکلیف پہنچے، اُس پر صبر، صبر اور بَس صبر ہی کرتے چلے جانا۔ یہ سب ماں باپ کے حقوق ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس کے علاوہ ہمارے اوپر والدین کے کون کون سے حقوق لازم ہیں ہمیں اس کی بھی مَعلُومات ہونی چاہئیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ایک بڑا ہی پیارا رسالہ ہے: **اَلْحُقُوقُ لِطَرْحِ الْعُقُوقِ**۔ مکتبۃُ المدینہ نے اس کو آسان کرکے **والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق** کے نام سے شائع کیا ہے۔ یہ رسالہ مکتبۃُ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے **115 روپے** میں قیمتاً طلب فرمایئے۔ اسی طرح امیرِ اہلسنّت مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا بڑا ہی پیارا رسالہ **سمندری گنبد، 30 روپے** میں قیمتاً طلب فرمایئے یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) سے فری ڈاؤن لوڈ کیجیے۔

یہ دونوں رسالے والدین کے حقوق کی معلومات کے لیے کافی مفید ہیں ہمیں ان کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے۔ اللہ پاک ہمیں ماں باپ کے حقوق ادا کرنے اور ساری زندگی ان کا

شکر گزار ہی رہنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب!　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ایک شعبے کا تعارف: المدینۃ العلمیہ

پیارے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی عاشقانِ رسول کی عالمی تنظیم ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! کثیر شعبہ جات کے ذریعے قرآن و سنّت کی خدمت، فلاحِ امّت اور فروغِ علمِ دین میں پیش پیش ہے۔ انہی شعبہ جات میں سے ایک شعبہ المدینۃُ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سنٹر *Islamic Research Centre*) بھی ہے۔

یہ شعبہ: 2 برانچز (*Branches*)، 30 ذیلی شعبہ جات (*sub-sectors*) میں قریباً 126 سے زائد علمائے کرام کے ذریعے تصنیف و تالیف، ترجمہ و تحقیق وغیرہ کے کام اور مسلمانوں کو دُرُست اسلامی لٹریچر (*Literature*) پہنچانے میں مصروف ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ایک اندازے کے مُطابِق قرآن و حدیث اور دینی مَعْلُومات پر مشتمل، نہایت عمدہ، آراستہ اور دیدہ زیب ٹائٹل کے ساتھ یہ ادارہ اب تک تقریباً 2108 کتب و رسائل شائع یا ویب ایڈیشن (*Web edition*) دے چکا ہے۔ آپ المدینۃُ العلمیہ کی تمام کتب مکتبۃُ المدینہ سے ہارڈ کاپی (*Hard copy*) میں یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ (*www.dawateislami.net*) کے ذریعے سافٹ کاپی (*Soft copy*) میں حاصل کر سکتے ہیں۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کے اس تحریری و تصنیفی شعبے کو بری نظروں سے مَحْفُوظ فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

المدینہ آن لائن لائبریری

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کا *I.T* ڈیپارٹمنٹ دِن بہ دِن ہمیں عِلْمِ

دین سیکھنے کے آسان ذرائع فراہم کرنے میں مَصرُوف ہے۔ سینکڑوں کتب و رسائل پر مشتمل **المدینہ آن لائن لائبری** جو پہلے صرف ڈیسک ٹاپ ورژن **(Desktop version)** میں تھی، اب ویب ورژن **(Web version)** میں لائیو **(Live)** کر دی گئی ہے۔ **المدینہ آن لائن لائبریری** میں مکتبۃُ المدینہ کی مختلف موضوعات (مثلاً قرآن و سُنّت، عقائدِ اسلام، فقہ و فتاویٰ، اسلامی تعلیمات، اخلاق و آداب، سیرتِ رسولِ عربی، سیرتِ امہاتُ المؤمنین، سیرتِ صحابہ و صحابیات، سیرتِ اولیائے کرام، سیرتِ امیرِ اہلسنت، ملفوظاتِ امیرِ اہلسنت اور فیضانِ مدنی مذاکرہ، اوراد و وَظائف اور نعتیہ کلام وغیرہ) پر مبنی کتب و رسائل موجود ہیں۔ **المدینہ آن لائن لائبریری** سے فائدہ اُٹھانے کے لیے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ

www.dawateislami.net/bookslibrary

وزٹ کیجیے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔

چند ضروری اعلانات

❁ ہر ہفتے امیرِ اہلسنت مولانا محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ مَدَنی چینل پر لائیو **ہفتہ وار مَدَنی مذاکرہ** فرماتے ہیں، آنے والے ہفتے کو بھی مَدَنی چینل پر عشاء کی نماز کے بعد قریباً 9 بج کر 30 منٹ پر **اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم!** ہفتہ وار مَدَنی مذاکرہ ہو گا جس میں شیخِ طریقت، امیر اہلسنت مولانا الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ سُوالات کے جوابات بھی عنایَت فرمائیں گے۔ تمام ذِمَّہ داران و عاشقانِ رسول اس مَدَنی مذاکرے میں خُود بھی شرکت فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی دعوت دیں ❁ شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ یا خلیفۂ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ ہر ہفتے ایک دِینی رسالہ پڑھنے کی ترغیب ارشاد فرماتے ہیں، آنے والے ہفتے کے مَدَنی مذاکرے میں رسالہ **مِنْھَاجُ الْعَابِدِیْنَ سے 38 مدنی پھول (قسط:01)** کا

اِعلان کیا جائے گا۔ یہ رسالہ خُود بھی پڑھیے! دوسروں کو بھی ترغیب دِلایئے اور سوشل میڈیا پر شیئر (Share) بھی کیجیے! ❁ ہر ماہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے نگران مولانا حاجی عمران عطاری کا ایک نہایت فکر انگیز اور بصیرت افروز مضمون بنام: **فریاد،** جاری ہوتا ہے۔ مکتبۃُ المدینہ ان مضامین کو کتابی شکل میں شائع کر رہا ہے۔ جس سے یہ مضامین ایک ہی جگہ پڑھنے کے لیے دستیاب ہوں گے۔ اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے **380 روپے** میں طلب فرمایئے، خود بھی مطالعہ کیجیے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ** یعنی جس نے میری سُنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (1)

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

پیر اور جمعرات کا روزہ سنّتِ مصطفےٰ ہے!

پیارے اسلامی بھائیو! پیر اور جمعرات کا روزہ رکھنا سنّتِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم ہے۔ مسلمانوں کی پیاری اَمّی جان حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عنہا فرماتی ہیں: میرے سرتاج،

(1) ... تاریخ مدینہ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔

صاحبِ معراج صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پیر اور جُمعرات کو اہتمام کے ساتھ روزہ رکھتے تھے۔[1]

ہمیں بھی چاہیے صحت اِجازت دے تو پیر اور جمعرات کا روزہ اِہتمام سے رکھ لیا کریں اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! سنّت پر عمل کے ساتھ ساتھ بے شمار برکتیں نصیب ہوں گیں۔ **مگر یاد رکھیے!** ❁ اگر نفل روزوں کی وجہ سے کام کاج میں سستی آئے تو روزہ رکھنے کی اجازت نہیں ❁ جہاں بھی نفل روزے کے سبب کسی افضل کام میں حَرَج واقع ہوتا ہو وہاں روزہ نہ رکھے (مثلاً اگر کسی اسلامی بھائی کی ذمّے داری اس نوعیت کی ہے جہاں عوام سے بکثرت واسِطہ پڑتا ہے اور روزہ رکھنے سے اس کے مزاج میں تُرشی پیدا ہو جاتی ہے تو اگرچہ کام پورا ہو جاتا ہو لیکن لوگوں کے ساتھ بد اخلاقی سے بچنا نفل روزوں کے مقابلے میں زیادہ ضَروری ہے) ❁ ماں باپ اگر بیٹے کو نَفْل روزے سے اِس لیے منْع کریں کہ بیماری کا اندیشہ ہے تو والِدَین کی اطاعت کرے ❁ شوہر کی اجازت کے بِغیر بیوی نَفْل روزہ نہیں رکھ سکتی۔[2]

مختلف سُنّتیں سیکھنے کے لیے مکتبۃُ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3 سے حِصَّہ 16 اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت **مولانا الیاس قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سُنّتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے۔ سُنّتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سنّتیں سیکھنے تین دِن کے لیے | ہر مہینے چلیں، قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

---

1 ...ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی صوم یوم الاثنین...الخ، صفحہ:208، حدیث:746۔

2 ...اعرابی کے سوالات، صفحہ:110، 111 ملتقطاً۔

دعوتِ اِسلامی کے ہفتہ وار اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرُودِ پاک، 2 دعائیں اور 2 اَحادیث

﴾1﴿ شَبِ جمعہ کا دُرُود

بزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شَبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی دَرمیانی رات) یہ دُرُودِ پاک پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخِل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم اُسے قبر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1] آیئے! مل کر یہ دُرُودِ پاک پڑھتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ
الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

﴾2﴿ تمام گناہ مُعاف

حضرت اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے، اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے، اُس کے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2] آیئے! مل کر پڑھتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

---

1 ...اَفضل الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔
2 ...اَفضل الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔

﴾3﴿ رَحمت کے 70 دروازے

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے، اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1] آیئے! رَحمتوں بھرا دُرُودِ پاک پڑھتے ہیں:

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

﴾4﴿ 6 لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

علّامہ اَحْمد صاوِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ بعض بزرگوں کے حوالے سے لکھتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے 6 لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہو گا۔[2] پڑھ لیتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیۡ عِلۡمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلۡکِ اللہِ

﴾5﴿ قربِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

ایک دن ایک شخص آیا تو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اَکْبر رَضِیَ اللہُ عنہ کے درمیان بٹھالیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے، تو یوں پڑھتا ہے۔[3] آیئے! ہم بھی پڑھ لیتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرۡضٰی لَہٗ

---

1 ...قَولُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔
2 ...اَفضَل الصَّلاۃ، صفحہ: 149۔
3 ...قَولُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 125۔

﴾6﴿ دُرُودِ شَفاعت

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شَفاعت واجِب ہو جاتی ہے۔[1] آیئے! پڑھ لیتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

﴾1﴿ 1 ہزار دن تک نیکیاں

حضرت اِبْنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

آیئے! پڑھتے ہیں:

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

﴾2﴿ گویا شَبِ قَدْر حاصِل کرلی

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اِس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصِل کرلی۔[3] دعا کیا ہے؟ آیئے! پڑھتے ہیں:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

---

1 ...الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعا، جلد2، صفحہ:329، حدیث:30۔
2 ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیہ، جلد10، صفحہ:254، حدیث:17305۔
3 ...تاریخ ابن عساکر، جلد19، صفحہ:155، حدیث:4415۔

﴾1﴿ شَبِ جمعہ کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: بے شک اللہ پاک ہر جمعہ کی رات کے شروع سے لے کر آخر تک اور ہر رات کے آخری تہائی حصہ میں دنیا کے آسمان پر تَجَلّی فرماتا ہے اور فرشتے کو حکم دیتا ہے، جو یہ اِعلان کرتا ہے ❁ ہے کوئی مانگنے والا کہ میں اُس کو عطا کروں ❁ ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ میں اُس کی توبہ قبول کروں ❁ ہے کوئی بخشش مانگنے والا کہ میں اُس کو بخش دوں۔ اے نیکی چاہنے والے! (نیکی کے کام میں) جلدی کر اور اے گناہ کے چاہنے والے (گناہ کرنے سے) باز آجا۔[1]

﴾2﴿ جمعہ کے دن کا وظیفہ

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جو شخص جمعہ والے دن فجر کی نماز سے پہلے 3 مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ پڑھے، اُس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے، اگرچہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔[2]

❶ ...کتاب النزول للدار قطنی، ذکر الراویۃ عن امیر المؤمنین علی...الخ، صفحہ: 92، حدیث: 3۔
❷ ...معجم الاوسط، جلد: 5، صفحہ: 392، حدیث: 7717۔